رجسٹرڈ نمبر ۔۔۔ ۱۳۹۲ اے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راستی موجب رضائے خداست

کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

سچ

لکھنؤ سے ہر جمعہ کو نکلتا ہے

قیمت سالانہ ۔/۳ — بیرون ہند سے ۔/ شلنگ

قیمت ششماہی ۱۲/۱ — فی پرچہ ۱/

نمبر ۵-۶ | ۱۴/۲۱ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۹ جنوری/۵ فروری سنہ ۱۹۲۶ء | جلد ۲

سچی باتیں

آپ اگر ذی علم ہیں، تو براہ راست کلام مجید، ورنہ کسی اسکے اردو ترجمہ کا مطالعہ کیا ہوگا۔ آپکو خدائے پاک کے کلام پاک میں نجات، مغفرت، بخشائش کے لئے کیا کیا چیزیں ملتی ہیں؟ محض اسلام، ایمان، اعمال صالحہ، کچھ اور بھی؟ یعنی اللہ کو ایک جاننا، اسکے سب پیغمبروں کو اجمالاً، اور اسکے آخری پیام لانے والے کو تفصیلاً برحق جاننا، قرآن کو اللہ کا سچا کلام جاننا، اور پھر انہیں عقائد کے مطابق عمل کرنا، بس یہی چیزیں آپکو ملیں، یا انکے علاوہ کوئی اور شے بھی آپ کی نظر سے گزرتی ہے؟ قرآن مجید کے تیسوں پارہ انہیں عقاید و اعمال کی تشریح و تفصیل سے لبریز ہیں، یا انکے علاوہ کسی اور عقیدہ، کسی اور عمل کا حکم بھی آپکو دیا گیا ہے؟ خوب غور کر لیجئے، سارے قرآن میں اول سے آخر تک بجز عقیدہ توحید و رسالت کے، اور انہیں عقاید کے مطابق اعمال کی تفصیل و تشریح کے، کوئی بھی دوسرا عقیدہ کوئی بھی دوسرا عمل، آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے؟

قرآن کے بعد سنت رسول کا درجہ ہے، اور یہ رسول پاک کی ساری کی ساری زندگی کو پڑھ جائیے بجز اسکے کہ آپ صحیح عقیدہ رکھتے، اور انکی طاعت و عبادت میں وقت گزارتے، کوئی بھی دوسری شے نظر پڑی؟ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، قربانی، وغیرہ ان اعمال کے علاوہ جنکی تاکید ہر مسلمان کو مسلم ہے، کوئی اور بھی آپکے رسول کریم کا شغل تھا؟ اللہ کی انتہائی رحمت کے لئے آپ نے کن چیزوں کو پیش کیا ہے؟ محبت الٰہی، خشیت الٰہی، اطاعت رسول، اور اللہ کے حقوق، اور بندوں کے حقوق کی ادائی کو؟ یا انکے علاوہ بھی کسی اور عمل یا شغل کو؟ اگر ان سب سوالات کا جواب، آپکے نزدیک نفی میں ہے، اگر اسلام کا کلمہ آپ کے نزدیک بھی محض لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ختم ہے، اگر راحت ابدی و سرور اخروی کے لئے صرف "مسلم" ہونا آپکے نزدیک بھی کافی ہے، تو پھر یہ کیا ہے، کہ اتنی سیدھی بات چھوڑ کر آپ نے اپنی مذہبی زندگی میں سیکڑوں پیچیدگیاں پیدا کر لی ہیں، آپکے خدا نے کہا تھا کہ "مجھکو یکتا تسلیم کرو اور میرے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ پر چل کر مجھ تک پہنچ جاؤ" آپ کے رسول نے کہا تھا کہ خدائے واحد کا اقرار کرو، اور میرے نقش قدم پر چل کر اس تک اپنی رسائی پیدا کرو، مگر آپ یہ کہہ رہے ہیں، اور آپ کا اپنی اس رائے پر اصرار ہے کہ محض "مسلم" ہونا کافی نہیں، محض اللہ کا قرآن پر ایمان ہونا کافی نہیں، محض محمد رسول اللہ کی امت میں ہونا کافی نہیں، جبتک اسکے ساتھ بعض اور نسبتوں اور اضافتوں کو نہ لیا جائے!

آپ نے جو صدہا مشرب اور فرقے تراش لئے ہیں، کیا حضور سرور کائنات بھی ان میں سے کسی گروہ میں تھے؟ حضرت صدیقؓ حنفی تھے یا حنبلی؟ حضرت فاروقؓ مقلد تھے یا غیر مقلد؟ حضرت عثمانؓ چشتی تھے یا نقشبندی؟ حضرت علیؓ صوفی تھے یا اہلحدیث؟ کلام پاک میں بہت جگہ مسلم، کسی ایک جگہ بھی مستقلاً سنی شیعہ بھی، صراحۃً نہیں کنایۃً بھی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، اہل حدیث، اہل فقہ، صوفی، وہابی، چشتی، نقشبندی، قادری، اثری، اہل قرآن، احمدی، شیعہ، خارجی، ناصبی، معتزلی، غرض ان بیشمار الٰہی فرقوں میں سے جو آج پیدا ہو چکے ہیں، کسی ایک کا بھی ذکر آتا ہے؟ رسول خدا صلعم کے زمانہ میں ان میں سے کسی کے بھی مسائل زیر بحث رہا کرتے تھے؟ قرآن کی مخلوقیت، رسول کا علم غیب، امکان کذب باری، وغیرہ اس قسم کے مسائل میں جن پر آج بحثیں ہو رہی ہیں، کیا رسول و اکابر صحابہ رسول بھی انہیں بحثوں میں مشغول رہتے تھے؟ کیا قرآن نے آپ کو انہیں بحثوں میں پڑنے کی دعوت دی ہے؟ جب یہ کچھ نہیں تو ذرا اپنے دل میں، منصفانہ پھر یہ آپ کو کیوں اصرار ہے کہ نجات کے لئے محض "مسلم" ہونا کافی نہیں، بلکہ جس بزرگ جس عالم، جس مولوی، جس امام، جس مجدد کے ساتھ آپ کو عقیدت ہے، اسی کے ساتھ منسوب ہونا بھی عقیدۃً ضروری ہے؟ قبر میں ہر مسلمان سے سوال صرف ایمان۔

صورت میں کہ عقیدۂ توحید، و عقیدۂ رسالت سے متعلق ہوگا، ذرا بیجا ہوگا۔ اگر فلاں فلاں اشخاص کے متعلق کچھ رائے تھی تو آپ کے سامنے ایک میدان کشادہ، ہموار، سیدھی اور روشن سڑک موجود ہے، اسے چھوڑ کر تنگ و تاریک، ناہموار اور ٹیڑھی پگڈنڈیوں پر چلنا اور کانٹوں میں اپنا دامن الجھانا، کیا یہ بھی کوئی دانشمندانہ روش ہی ہے؟ ع م

غلاموں کی شہرت

مسٹر کے، ایم، پانیکار، ہندوستان کے ایک مشہور انگریزی اہل قلم ہیں جو ایک عرصہ تک دہلی کے روزنامہ ہندوستان ٹائمز کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔ کچھ روز ہوئے وہ یورپ روانہ ہوئے ہیں۔ ۲۲ جنوری کے ٹریبیون میں انکا ایک مکتوب، حالات راہ سے متعلق شائع ہوا ہے جس سے عجیب معلومات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ جب پورٹ سعید (مصر) میں پہنچے جہاز سے اتر کر سیدھے ایک ہوٹل میں گئے۔ وہاں ایک گلاس بیچنے والے لڑکے سے انکی گفتگو میں جب ان میں سے کسی نے دریافت کیا "کیا آپ ہندوستانی ہیں" جواب میں اسکی زبان پر یہ الفاظ آئے: "واہ، اچھے ہندوستانی ہو! گاندھی جی تو غریبوں سے پاؤں کو کٹے ہیں، اور تم غریبوں سے جیب بھرنا چاہتے ہو!" اس جواب نے ان تماشہ والوں کو چپ کر دیا۔ اسی طرح ایک مصری سوداگر والا، جو انگریزوں کی خوشامد میں مصروف تھا مسٹر پانیکار کو دیکھ کر قریب آگیا، اور گاندھی جی کے متعلق اپنے معلومات تفصیل سے ظاہر کرنا شروع کر دئیے، حتی کہ ایک مشرقی فلسفی ہے، معرے گزر کر جب مسٹر موصوف، ملک پرتگال میں پہنچے اسوقت وہاں کے ایک وزیر سلطنت کی خدمت میں باریاب ہوئے، تو انھوں نے بھی گاندھی جی کی مداح سرائی شروع کر دی، اور گاندھی جی کو ہندوستان کا ولی کہا۔ پانیکار صاحب پرتگال کے تقریباً تمام مشہور اخبارات کے دفتروں میں گئے، سب کے ایڈیٹروں سے ملے۔ اور ان سب نے پہلا سوال گاندھی جی ہی کے بارہ میں کیا۔ یہ زمانہ تھا کہ پرتگال کے سرکاری خزانہ کی گردو بہت تنگی میں ہو چکا تھا، اور اخبارات، اسی خبر کے متعلق حالات سے لبریز ہو رہے تھے، تاہم گاندھی جی کے نام میں اتنی کشش تھی، کہ اس مصروفیت کے باوجود بھی گاندھی جی اور انکے حالات کی خبریں برابر درج ہوتی رہتی تھیں! آگے چل کر جب مسٹر پانیکار فرانس کی سرزمین پر پہنچے، تو وہاں بھی یہی کیفیت مشاہدہ کی، جس ہر شخص سے ملاقات ہوتی تھی اس کی زبان پر گاندھی اور تحریک عدم تعاون ہی کا نام جاری تھا!

پانیکار صاحب ان واقعات و حالات کو بیچ کہہ کے لکھتے ہیں اور بالکل سچ لکھتے ہیں کہ آج سے چند سال قبل تک ہندوستان کے باہر اگر ہندوستان کا نام کوئی جانتا بھی تھا، تو محض اس حیثیت سے کہ وہ ایک دولتمند، زرخیز ملک ہے، جہاں لوگ افیون پر بسر ہو سکتے ہیں اور محض سانپ کھیلتے رہتے ہیں۔ کانگریس نے ہندوستان کو روشناس کرانے کی بہت کوشش کی لیکن برابر ناکام رہی، البتہ جبوقت سے گاندھی جی کی زیر ہدایت ہندوستان نے خود داری کا سبق سیکھا، اور بجائے اپنے آقاؤں سے عرض و معروض کرنے کے خود اپنے اوپر اعتماد شروع کیا، اسوقت سے اس غلام ملک کا نام بھی باہر لیا جانے لگا ہے، باہر والوں کیلئے اسکی جانب سے حقارت و بے اعتنائی برتنا اب ممکن نہیں رہی ہے، اور اب وہ خود اپنی طرف سے اسکے حالات کی جستجو میں رہنے لگے ہیں، کاش یہ بات ہمارے ہموطن سمجھ سکتے، کہ محض عاقبت سے قطع نظر کر کے، دنیا میں بھی عزت و ناموری حاصل کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہے، کہ غلام اپنے میں خود داری و خود اعتمادی پیدا کریں!

مسٹر پانیکار صاحب جس وقت ملک اسپین میں پہنچے ہیں تو ایک نامور سیاسی شخص کے پاس ملنے گئے، جو جنرل رائمس کے مخالف تھا۔ دوران گفتگو میں جب اس کی زبان سے یہ نکلا کہ ہندوستانی مسلمانوں کے نامور رہنماؤں، شوکت علی، محمد علی کے دوست ہیں، تو اسپین کا وہ سیاسی لیڈر فرط تعجب سے فوراً کھڑا ہو گیا، اور اپنے ملک کے دستور کے مطابق،

علی برادران سے کے دست کو سلام کیا، پانیکار صاحب کے بقول حرف حرف سچ ہے کہ ناموری کی عزت و شہرت جو کچھ بھی ہو رہی ہے، وہ نہ کانگریس کی بنا پر ہے نہ مسلم لیگ کی بلکہ محض ترک موالات و خلافت کی تحریکات کی بنا پر ہے۔

مولانا عبد الباری مرحوم

پچھلے ہفتہ کا پرچہ مرتب ہو چکا تھا، کہ دفعۃً یہ اطلاع برق کی طرح ملی، جسکے بعد ہم کے ساتھ مرحوم و مغفور کو حقیقی معنی میں آخرت کی جنبش ہوئی ہے، دفعۃً فالج میں مبتلا ہو کر سید عبد الباری کی آنکھ و حواس کی جانب سے عالم بقا کی جانب بعد رجوع فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرض الموت بالکل ہی نا موقع تھا، بجائے کہ جواہر فرنگی محل کا خاص طریق ہی پر تھا، جسکے باعث مرحوم کا وقت وفات تک چند لمحوں کا بھی ہوش رہا تھا، عمر پچاس برس کی ہی تھی، سکت و ہمت ابھی باقی تھی۔ عام قوی بہت مضبوط و تندرست تھے۔ ان حالات میں اس طرح یکایک، ایک مشہور شخصیت کے اٹھ جانے سے دلوں پر جو گہرا اثر پڑ سکتا ہے، اسکا اندازہ ہر شخص کر سکے گا۔

مرحوم کی ذات بہت ہی خوبیوں کی جامع تھی۔ شان جامعیت کا سفر و حضر میں ہر ایک پر اللہ ہر حال میں، مسلم اہتمام رہتا تھا، کہ عمر بھر شاید ہی چند بار جماعت ترک کی ہو۔ اور یہ وصف اس زمانہ میں ایسا نادر ہو گیا ہے، کہ کتابوں میں پڑھ لیجئے، دیکھا جانا، علی الخصوص دیکھنے کو آنکھیں ترستی رہتی ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں وقت کا بیشتر حصہ عبادت و ریاضت کی نذر ہوتا تھا۔ حج بیت اللہ کا شرف شاید ایک سے زائد بار حاصل کر چکے تھے، حقوق العباد میں لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، خیر و خیرات، اور عزیزوں کی خاطر و مدارات برعام تو عام تھی، ہر روز کا ان کے ہاں ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ اور نیز بے حد مہمان نواز تھے، مزاج میں مروت بہت غالب تھی۔ خاص کمزوری یہ بھی تھی کہ بعض غلط مشورہ دینے والوں پر، اعتماد بہت زیادہ قائم کر لیتے تھے، اور اپنی ذاتی عقل و بصیرت کو ان اثرات سے مغلوب کر لیا تھا۔ لیکن یہ کمزوری دنیا کے بعض بڑے سے بڑے اور مقدس سے مقدس افراد میں بھی پائی گئی ہے۔

خلافت کمیٹی، جمعیۃ العلماء، بزم صوفیہ، خدام کعبہ، وغیرہ تقریباً تمام و ہم اسلامی مجالس میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ تصنیفی زندگی میں، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، منقولات وغیرہ ہر فن سے متعلق یادگاریں چھوڑ گئے ہیں۔ کیا فرد بشر، بشریت کی کمزوریوں سے مستثنیٰ نہیں ہوتا۔ ان الحسنات یذھبن السیئات بھلائیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، خدا کا بنایا ہوا قانون ہے۔ دعا ہے کہ انکے اعمال صالحہ، انکی خدمات اسلام کو قبول فرمائے، انکی لغزشوں کو معاف کرے، اور ہم سب کو توفیق دے کہ انکی خوبیوں کو اپنے لئے دلیل راہ بنائیں۔ آمین

ایک نیا رسالہ

سید ظفر احمد صاحب جعفری (تھلا) ان چند نوجوانوں میں ہیں جو اردو بھی اچھی لکھتے ہیں اور کمال فن یہ کہ شہرت عام کا شوق بھی نہیں۔ آج سے دو برس ہوئے ملک کے مشہور نوجوان ادیب محمد... ہمام کو ساتھ لے کر رسالہ ہمدم و دہلی نکالا تھا، جس کے مضامین ادبی و نیز علمی لحاظ سے خصوصیت کے ساتھ قدر کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ اب یہی حضرات پھر ایک رسالہ نکال رہے ہیں۔ ... کی کتابیں ہو چکی ہیں، حفظ صحت کی ضرورت ہر شخص کو ہے، یہ بھی جلیل و ہمدم سے شائع ہو گا۔ مسٹر ... کے ابتدائی دنوں نے ... ایک رسالہ ... بیت سے ... ہر ماہ پابندی سے شائع ہوا کرے گا۔ یہ نمبر ... تقطیع ... کے ... صفحوں پر ہے، اور ... تہذیب و اخلاق و ... سے ... ادبی مضامین، تاریخ، ... جس کے ... صفحات ... مضامین ... ہمدم ... مضامین ... انکا ... حضرات ... جو ... مضامین ... اس ... بہت ... صاحب ... آپ ... جو ... کا ... ہیں ...

[illegible]

انسانِ کامل

(از جناب ذوقی شاہ صاحب مدظلہ)

دیکھو کہ تمام مراتب میں انسان اکمل ہے۔ اور جملہ افرادِ انسانی میں سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اکمل اور ارفع و اعلیٰ ہیں اور بلکہ اتم ہیں۔ حق تعالیٰ کے لیے آپ ہی انسانِ کامل ہیں اور آپ ہی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ برحق ہیں۔ دوسروں کو جو مرتبہ ہے آپ ہی کی برکت اور آپ ہی کی پیروی و متابعت اور آپ ہی کی محبت سے ظلی طور پر حاصل ہوتا ہے۔

حقیقتِ انسانی

انسان عالم کا خلاصہ ہے۔ بلحاظ ارتباط معنوی موجودات کو انسان سے وہ نسبت ہے جو جسم کو روح سے ہے۔

جیسے آپ کو کسی آئینہ میں دیکھنا اس سے متعلق ہے کہ آئینہ پر براہِ راست نظر ڈالی جائے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے اسمائے حسنیٰ کے اعتبار سے اپنا معائنہ ایک ایسے آئینہ میں کرے جو جملہ شیونِ الٰہی کے پرتو کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس نے عالم ایجاد کیا اور اس عالم میں اپنا خلیفہ آدم علیہ السلام کو بنایا۔ سنتِ الٰہی اسی طور پر جاری ہے کہ پہلے جسم کو درست اور آراستہ کیا جاتا ہے جب جسم میں روح کے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے تو اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي سے یہ ثابت ہوتا ہے پھر نفخِ روح۔ اور تسویہ سے مراد روح کے قبول کرنے کی صلاحیت کا پیدا ہونا ہے۔ چنانچہ جب عالم میں جو بمنزلہ بدن کے ہے روح قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی تو آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا جو روحِ عالم ہیں۔ اور جب آدم علیہ السلام میں روح قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی تو حق تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی۔ روح پھونکنے سے مراد یہ ہے کہ اپنی ذات و صفات کا پرتو آدم پر ڈالا۔ چونکہ آدم کا تسویہ پورا ہو چکا تھا اور انھوں نے اس پرتو کو قبول کر لیا اسماء و صفاتِ الٰہی کے متحمل ہو گئے۔ کائنات کی کسی اور چیز میں یہ استعداد نہ پائی گئی کہ اس جامعیت کی متحمل ہو سکے چنانچہ جملہ اسماء و صفاتِ الٰہی خلقتِ انسانی میں ظاہر ہوئے اور وجودِ انسانی نے جمیع مراتبِ علوی و سفلی کو گھیر لیا ؎

ای جامِ جہاں نمائے ذاتیم — با مظہرِ جملہ صفاتیم
ہم نسخۂ نامۂ الٰہیم — ہم گنجِ طلسمِ کائناتیم
ہم صورتِ واجب الوجودیم — ہم معنیِ جانِ ممکناتیم
بیرون ز مکان و در مکانیم — بیرون ز جہات و در جہاتیم
ہم مبدأ کل و اول ہم — تفصیلِ جمیع مجملاتیم
(مغربی)

جس قدر صفات اللہ تعالیٰ میں ہیں اسی قدر صفات انسان میں بھی ہیں سوائے وجوبِ ذاتی کے۔ اللہ حی اور سمیع و بصیر ہے۔ انسان بھی حی اور سمیع و بصیر ہے۔ فرق یہ ہے کہ انسان اپنی حیات اور اپنے سمیع و بصیر ہونے میں اللہ کا محتاج ہے اور اللہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں۔ اس اعتبار سے ذاتِ حق کی ذاتی صفات کے پرتو ہی ان کے ظاہر ہونے میں جو انسان اپنے نفس میں پاتا ہے لیکن وہ بلاواسطہ حیات جاری و حیات سے متعلق ہے اور بلاواسطہ سمیع و بصیر جاننے سمیع و بصیر سے متعلق ہے۔ اس اختلاف کا باعث یہی ہے اور یہاں عبد معبود نہیں بنتا۔

نفس کو ظاہر و باطن کی صفات سے موصوف بیان فرمایا۔ عالم کو بھی غیب و شہادت میں تقسیم کیا۔ اپنے کو رضا و غضب سے موصوف ظاہر فرمایا۔ عالم کو بھی خوف و رجا کے درمیان رکھا۔ اپنے کو جمال و جلال سے موصوف فرمایا۔ انسان کو بھی ہیبت و انس پر پیدا کیا۔ یہی حال جملہ صفات کا ہے۔ ان صفاتِ متقابلہ کو دو ہاتھوں سے تعبیر کیا گیا۔ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ۔ علاوہ ان کے اسماء متقابلہ آدم علیہ السلام میں جمع ہونے "دونوں ہاتھوں" سے اشارہ اس جامعیت کی جانب بھی ہے جو انھیں صورتِ حق اور صورتِ خلق کے جمع ہونے سے پیدا ہوئی۔ آدم علیہ السلام باعتبار اپنے ظاہر کے خلق کی صورت اور باعتبار اپنے باطن کے حق کی صورت ہیں۔ اسی جامعیت نے انھیں مستحقِ خلافت بنایا۔ موجوداتِ عالم کے ذرہ ذرہ میں حق تعالیٰ کا ظہور ہے۔ اگر یہ ظہور نہ ہو تو موجوداتِ صوری کا وجود ہی نہ ہو۔ لیکن حق تعالیٰ کا ان چیزوں میں ظہور ہر ذرہ کی استعداد کے مطابق ہے۔ ظہورِ اتم سوائے انسان کے اور کسی چیز میں نہیں۔ جملہ صفات ایک ساتھ کلی طور پر سوائے انسان کے اور کوئی حائز نہیں ہوا۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا میں اسی جانب اشارہ ہے کہ جملہ اسماء و صفات کا آدم پر پرتو ڈالا اور آدم نے اس پرتو کو قبول کر لیا۔ اسی جامعیت کی بدولت ان میں شرفِ خلافت حاصل ہوئی اور مسجودِ ملائک بنے۔ جس طرح اسم اللہ جملہ اسمائے الٰہی کا جامع ہے اسی طرح انسان جملہ صفاتِ الٰہی کا جامع ہے۔ یعنی حقیقتِ انسانی مظہر اسم اللہ کی ہے۔ کائنات میں ان اسماء کا ظہور ہے جن کا جامع اسم اللہ ہے۔ حقائقِ عالم اور عینی اعتبارات سے حقیقتِ انسانی ہی کے مظاہر ہیں گویا عالم میں انسان ہی کی حقیقت ظاہر ہے ؎

بادہ از ما مست شد نے ما ازو
قالب از ما ہست شد نے ما ازو

اسی بنا پر عالم کو انسانِ کبیر کہتے ہیں اور انسان کو عالمِ صغیر۔ حقیقتِ انسانی کا تفصیلی ظہور عالم میں ہے اور عالم کا اجمالی ظہور انسان میں ہے۔ یعنی انسان کی تفصیلی صورت عالم ہے اور عالم کی اجمالی صورت انسان ہے۔ جو کچھ عالم میں ہے سب اجمالی طور پر انسان میں ہے اور جو کچھ انسان میں ہے سب تفصیلی طور پر عالم میں ہے ؎

مرا بہ ہیچ کتابے مکن حوالہ دگر
کہ من حقیقتِ خود را کتاب می بینم (مغربی)

حقیقتِ محمدی

حقیقتِ انسانی کی اصل حقیقتِ محمدی ہے۔ حق تعالیٰ نے سب سے پہلے تنزل حقیقتِ محمدیہ میں فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي یعنی سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ میرا نور ہے۔ نیز فرمایا كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ یعنی میں نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ آپ کل موجودات سے اسبق اور کل مخلوقات سے اکمل ہیں۔ بلحاظ تخلیق کے آپ اول اور بلحاظ ظہور کے آپ آخر ہیں۔ حقیقت آپ خلقِ اول تعینِ اول ہیں۔ آپ ہی برزخِ کبریٰ اور جامع الظہور والبطون ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کا وہ نور ہیں جو سب سے پہلے پیدا ہوا اور جس سے تمام کائنات کی تخلیق ہوئی۔ آپ اصل ہیں جملہ کائنات کی۔ آپ خلاصۃ الموجودات ہیں۔ آپ جانِ عالم ہیں۔ آپ اجمال ہیں اور اسماء و صفات کا جو تفصیلی ظہور کائنات میں ہے۔ آپ ہی عقلِ اول ہیں اور آپ ہی روحِ اعظم ہیں۔ آپ ہی حقیقت ہیں آدم علیہ السلام کی۔ اور آپ ہی اصل ہیں جملہ انبیاء علیہم السلام کی۔ جس طرح آدم علیہ السلام پر تخلیقِ کائنات ختم ہوئی آپ پر تکمیلِ انسانی ختم ہوئی۔

آپ اللہ تعالیٰ کا وہ نور ہیں جو اسماء و صفات کے ظہور سے پہلے درخشاں چلا آتا تھا اور مکان کے پیدا ہونے سے پہلے چمکا۔ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے اول پیدا کیا وہ عقل اول ہے۔ جیسے انجینیر کے دل میں مکان کا نقشہ قبل تعمیر مکان جگہ پکڑتا ہے۔ عقل اول دو عالم کی تمام عمارتوں کے لئے بمنزلہ انجینیر کے ہے۔ مکان کی تعمیر کے لئے سیمنٹ پتھر چونہ لکڑی وغیرہ سامان جو فراہم کیا جاتا ہے وہ سب اسی نقشہ کے تابع ہوتا ہے جو انجینیر کے ذہن میں محفوظ ہے۔ وہی نقشہ ہر مکان کی بنیاد بنتی ہے اور اسی نقشہ سے مکان کی تکمیل ہوتی ہے۔ غرض ہر مکان کی ابتدا و انتہا اور جملہ روحانی و جسمانی اسی نقشہ کے تابع ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے عالم روحانی کا ابداع کیا اور عالم جسمانی کی تخلیق فرمائی تو نور نبوت کو عقل اول کی ذات سے اسی طرح نکالا جس طرح مکان کا نقشہ انجینیر کی ضمیر سے نکلتا ہے۔

چنانچہ اسی نور سے چاند سورج روشن ہوئے۔ اور اسی نور سے آسمانوں کو ستاروں کے ساتھ زینت دی گئی اور اسی نور سے زمین بچھائی گئی اور زمین آباد کیا گیا۔ یہی نور ربانی آدمؑ کے قلب میں امانت رکھا گیا اور منتقل ہوتے ہوتے اپنے آخری مظہر میں پیدا ہوا اور حضور سرور کائنات کی ذات میں ظاہر ہوا۔ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وآلہ بعدد حسنہ وجمالہ

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسی نور سے عالم روحانی کا ابداع فرمایا اسی طرح اسی نور سے عالم جسمانی کو ظہور بخشا گویا یہ نور ابتدا میں انجینیر کے دل کے اندر کا نقشہ تھا جو آخر میں شکل کی آخری اینٹ سے ظاہر ہوا جس پر مکان کی تعمیر ختم ہوئی۔ جب یہ نور شکل جسمانی میں ظاہر ہوا اور مکان کی آخری اینٹ کی طرح دوسری اینٹوں میں مل گیا اللہ تعالیٰ کے قول قل انما انا بشر مثلکم کے مطابق دوسری اینٹوں کی صورت میں نمایاں ہوا تو گویا ایک آفتاب تھا جو ابر میں آگیا اور وہ ابر اوس کے دیکھنے والوں کے لئے دیکھنا آسان ہو گیا۔ جب اسماء و صفات ایک جامع اسم یعنی اسم اللہ میں جمع ہو کر صورت بشری میں ظاہر ہوئے اور جو دیکھنے والے اہل دل تھے وہ سمجھ گئے کہ یہ اسم اللہ کی صورت ہے اور جو دیکھنے والے نہیں تھے وہ دیکھنے کا حق ادا نہ کر سکے۔ آپ کی دو جہتیں ہیں۔ ایک جہت حقیقت سے متعلق ہے اور دوسری جہت بشریت سے۔ جس نے ایک ہی جہت پر نظر کی اور دوسری جہت نہ پہچانی آپ کو نہ دیکھا اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس تنبیہ میں آگیا کہ وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون (اور تم دیکھتے ہو ان کو کہ تمہاری جانب نظر کرتے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے) خود اللہ تعالیٰ آپ کی جہت اولیٰ کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ وانک لعلی خلق عظیم (اور تم بڑے خلق والے ہو) اور فرماتا ہے وانک لتھدی الی صراط مستقیم (اور بیشک آپ سیدھی راہ کی جانب ہدایت کرتے ہیں) اور فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم (محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں) اور آپ اپنی شان میں فرماتے ہیں لست کاحدکم ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی (یعنی میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں بلکہ اپنے رب کے پاس رات بسر کرتا ہوں اور وہ مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے) اور فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اور آپ کی جہت ثانی کی جانب اشارہ کر کے فرماتا ہے قل انما انا بشر مثلکم (کہہ دو کہ میں تمہارے جیسا ایک بشر ہوں) اور فرماتا ہے انک میت وانھم میتون (بیشک تم بھی مرنے والے ہو اور یہ بھی مرنے والے ہیں) اور فرماتا ہے انک لا تھدی من احببت (تم ہدایت نہیں کر سکتے جس کو چاہو) آپ کا دل تنگ ہوتا اور تکلیف ظاہری صفات بشری سے

آپ کی جہت اصلی ہے۔ آپ کا یہ قول کہ انتم اعلم بامور دنیاکم (تم اپنے دنیا کے امور کو زیادہ جانتے ہو) بھی بشریت کی جہت سے تھا۔ عجز و مسکینی اور تعلق مکانی کے کل لوازمات آپ میں بشریت کی جہت سے تھے جو آپ کو عالم خلق میں نزول زمانہ اور عنصری قید میں مقید ہونے سے حاصل ہوئے تھے۔ تاکہ آپ اپنے ظاہر سے عالم ظاہر کے تمام مراتب پورے کریں اور اپنے باطن سے عالم باطن کے حقائق پر حاوی ہوں۔ آپ بھیجے گئے ہیں اور آپ کی ذات متصف اکملین ہے۔ آپ کا اس عالم میں نزول فرمانا بھی آپ کا کمال ہے اور اپنے اصلی مقام پر لیلۃ المعراج میں پہنچ جانا بھی آپ کی تکمیل ہے ؎

شاہد ما گیرد از حال و خطہ غیب نصیب
حال و خطہ دیگر و غیب دگر دارد

ظہور حقیقت محمدیہ باوقات مختلفہ

جب اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ پیدا کرنا قرار دیا تو ہر زمانہ میں خلیفہ کا ہونا لازم ٹھہرا۔ خلیفہ کے لئے اس کی بھی ضرورت ہے کہ اپنے زمانہ کے لوگوں سے ایک گونہ مناسبت رکھے تاکہ لوگ اس کے ذریعہ سے کمال حاصل کر سکیں اور وہ خلافت کے منصب کو انجام دے سکے۔ رفتار زمانہ سے لوگوں کے حالات میں تغیر واقع ہوتا رہتا ہے اور مختلف زمانہ کے لوگ یکساں صلاحیت اپنے میں نہیں رکھتے اور ان کے حالات یکساں قسم کے نہیں ہوتے۔ ان وجوہات کی بنا پر حقیقت محمدی کا ظہور اپنے کمالات کے ساتھ پہلے ممکن نہ تھا۔ اس لئے وہ حقیقت وقتاً فوقتاً مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی رہی۔ ہر ہر صورت خاص خاص شان اور خاص خاص رنگ میں ظاہر ہوئی۔

تمام صورتیں اپنے اپنے زمانہ اور اپنے اپنے وقت کے حالات سے بہت مناسب تھیں۔ اور اپنے اپنے زمانہ کی مناسبت سے جو کمالات کہ اقتضائے زمانہ کے مناسب تھے ان سے وہ صورتیں سب کی سب مزین تھیں۔ وہ صورتیں انبیاء علیہم السلام ہیں اور ان کی اصل حقیقت محمدی ہے۔

ان تعینات و تشخصات کا اعتبار کرو گے تو تم ان میں بہت کچھ فرق پاؤ گے اور ان صورتوں کو حقیقت محمدی کا غیر قرار دو گے لیکن جب تم ان کی حقیقت کو نظر میں رکھو اور حکم وحدت کے غلبہ سے ان سب کے مرتبہ کو ایک ہی اصل کی جانب رجوع کرو گے تو ان سب کو حقیقتاً متحد سمجھو گے اور دل اخلاص سے کہنے لگو گے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ (ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان جدائی نہیں ڈالتے) دراصل وہ قطب جس پر احکام عالم کا دار و مدار ہے اور جو ازل سے ابد تک دائرہ وجود کا مرکز ہے حقیقتاً ایک ہی ہے اور وہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے صرف باعتبار ظہور کثرت جو اعتباری ہے وہ متعدد ہے۔

نبی کے ورثاء

انقطاع نبوت کے بعد قطبیت مطلقہ پر یار حضرت علی منتقل ہو کر آپ کی سیادت خاتم الاولیاء کے ظہور تک رہے گی۔ پھر ان کے بعد یہ سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا اور دائرہ پورا ہو جائے گا۔ اس وقت اسم باطن کے اقتضاء سے قیامت قائم ہو گی۔ باطن ظاہر اور ظاہر باطن ہو جائے گا۔ پھر حشر و نشر و جنت و نار کا دور شروع ہو گا۔

یہ چاروں یار حضرت علی رضی اللہ عنہ تک ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت ... کے وارث ہوتے ہیں ... اللہ تعالیٰ سے ... صفات کے متحمل ہوتے ہیں اسی لئے

عورت کا مرتبہ

نئی تمدن کا جو رعب ہمارے دماغوں پر چھایا ہوا تھا اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ تھا کہ فرنگیوں کا ہر رسم میں حقیقت ان کی ہر خام خیالی میں دانائی ان کی ہر ضعیف الاعتقادی میں حکمت اور ان کی ہر عیب میں ہنر نظر آتا تھا۔ ان کے ہاں چونکہ عورتوں میں بے پردگی تھی اس لئے ہمیں بھی پردہ کی رسم جاہلانہ و وحشیانہ نظر آنے لگی۔۔۔ وہ لوگ چونکہ روزہ کی برکتوں سے بیگانہ تھے۔ اس لئے ہمیں بھی دن بھر بھوکے رہنے میں وحشت آنے لگی۔ اور اسی طرح ہر معاملہ میں انہی کی طرز عمل کو ہم نے عقل و فعل کا معیار قرار دے لیا۔ یہ دماغی مرعوبیت چند سال پہلے تک بہت زیادہ چھائی ہوئی تھی اب خدا کے فضل سے اس میں کمی آ گئی ہے۔ تاہم ایک بڑے طبقہ پر یہ ایک مسلط ہے۔ یہ طبقہ جو کچھ دیکھتا ہے مغرب کی آنکھ سے۔ جو کچھ سنتا ہے مغرب کے کان سے اور جو کچھ سوچتا ہے مغرب کے دماغ سے۔ مغرب کی ظاہری آزادی و بے قیدی کو دیکھ کر یہ طبقہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ عورت کی جو وقعت اور قدر و منزلت یورپ میں ہے مشرق اس سے خالی ہے۔ اس مغالطہ کی تردید بارہا ہو چکی ہے تاہم اس سلسلہ میں حال ہی میں جو مضمون (جمعہ دہلی) نے اپنی تین مسلسل اشاعتوں میں حضرت حوا کی بیٹیاں کے عنوان سے سپرد قلم کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر تعلیم یافتہ مرد و عورت کی نظر سے گزرے۔ یورپ میں عورت و مرد کے باہمی تعلقات کی تاریخ پر نہایت گہری و دلنشین بحث کرنے کے بعد جمعہ لکھتا ہے کہ:۔

ان تمام باتوں کا قدرتی نتیجہ یہی نکلنا چاہئے تھا اور یہی نکلا کہ مغرب کی عورت تمام دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر صرف اس ایک کام میں منہمک ہو گئی کہ ہر ممکن طریقے سے اپنے آپ کو ایسا بنائے کہ جلد سے جلد مرد اس کی جانب متوجہ ہو۔ اور اسیر ہو جائے۔ (اس کے آگے بالوں، ناخنوں، کمر، سینہ، چہرہ وغیرہ کے متعلق لسان مغرب کی مصنوعی دنیا جیسی زندگی کا دلچسپ خاکہ پیش کیا ہے)

یہی نہیں کہ اس نے مرد کا دل لبھانے کے لئے صرف اپنے نازک جسم پر تکلیف برداشت کیں اس نے کاوش غیر محدود ایسے قدرتی جذبات بھی قربان کر دئے جو عورت کا جوہر کہلاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مغربی عورت نے مرد ہوسناک کی ہوس پرستی کی حد یہ انتہا سے اپنے بازو اپنی پشت کا اعلیٰ حصہ اور اپنی پنڈلیاں بالکل عریاں کر دیں۔ آہستہ آہستہ بلاؤز نیا کرتا اوپر سے بھی گردن کی جانب سے نیچا اور ہر کرشمہ میں سایہ اونچا ہوتا چلا جاتا ہے اور کون نہیں کہہ سکتا کہ یہ عریانی دور ابھی اور کوتاہ دامنی کہاں جا کر رکے گی

اس غیر قدرتی طرز زندگی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغرب کی عورت عورت بھی باقی نہ رہی اور اپنا سب کچھ کھو بیٹھی

پیرس کے بہترین باورچی علی العموم مرد ہیں۔۔۔۔ موسیقی جس کے لئے قدرت نے عورت کو بہترین آلہ بھی اس کا گلا مرحمت فرمایا تھا۔ اس میں بھی عورت مرد سے پیچھے رہ گئی۔ اور اس فن کا بہترین ماہر بھی مرد ہی ہے۔ کھانا پکانے کے لئے بڑے سے بڑے ہوٹل میں آپ مرد ہی کو ملازم پائیں گے۔ نقاشی اور مصوری بھی اپنے کمال کے لئے مردوں ہی کی کوششوں کی رہین منت ہے

مشرق نے اس کے برخلاف عورت کی فطرت پر نظر رکھی اور دنیا نے انسانیت میں اس کی وہی جگہ قائم رکھی جو قدرت نے اسے دی ہے ایک مفصل و دلچسپ بحث کے بعد فاضل مضمون نگار اس حکیمانہ نتیجہ پر پہنچتا ہے جو حرف بحرف صحیح ہے:

جو لوگ ہر چمکتی ہوئی چیز کو سونا سمجھ لیتے ہیں وہ مغرب کی تتلیوں کو شاخ پر ناچتے ہوئے دیکھ کر یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ مغربی عورتیں آزاد ہیں اور مشرق والوں نے عورتوں کو چار دیواری میں بند کر کے اپنی بہت ہی بڑا ظلم کیا ہے کوئی عورت بار و آزاد نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اسے اقتصادی آزادی حاصل نہ ہو اور اقتصادی آزادی تتلی بنکر حاصل نہیں ہو سکتی۔ آزادی کا راز شہد کی مکھی میں پوشیدہ ہے جو آزادانہ اپنے پھول کا رس بھی لیتی ہے اور گھر میں بیٹھ کر شہد بھی بناتی ہے۔ مشرق کی عورت اگرچہ یہ حالت موجود شہد کی مکھی نہیں ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ آزاد تتلی بھی نہیں ہے اگر عورت حقیقی آزادی کی طالب ہے تو اسے شہد کی مکھی بننا پڑے گا۔ اس کے بغیر آزادی خواب و خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی

"م"

شراب خانہ خراب

مدراس کے سرکاری حلقوں کو خیال آ رہا ہے کہ گاندھی جی کے بہت زبردست معتقدوں اور مداحوں میں ان کی ہی یہ تجویز پیش کی تھی کہ کانگریس اگر اپنے پروگرام میں ہندوستان سے شراب نوشی کا قلع قمع بھی داخل کر لے تو پروگرام مکمل ہونے سے کسی فروع کو بھی نقصان نہ ہو گا۔ اور کم از کم ایک اچھا جزو ہو گا۔ جب سب فرقے متحد ہو جائیں گے بدقسمتی سے کانگریس نے پروگرام کی جزو تو یہ تجویز نہ بن سکی البتہ ینگ انڈیا میں چھپ کر مسرت ہوئی کہ صوبہ مدراس کی سوراج پارٹی نے اسے اپنے پروگرام میں داخل کر لیا ہے۔ کاش دوسرے صوبوں کی سوراج پارٹیاں بھی مدراس کا سبق فوراً سیکھ لیتیں۔

مدراس کے پادری نے مسئلہ کے مالی پہلو کے متعلق ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس کا ایک ٹکڑا گاندھی جی نے ینگ انڈیا میں نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شراب کا رواج امیر و دولتمند ملکوں کو بھی تباہی کے کنارہ پر لا کھڑا کرتا ہے۔ چہ جائیکہ ہندوستان جو ہر اعتبار اور ہر حیثیت سے مفلس اور کنگال ہے۔ گورنمنٹ کو آبکاری کی مد سے ہر سال ۲۰ کروڑ کی آمدنی ہوتی ہے گویا اتنی قیمت کی شراب تو گورنمنٹ خود ہندوستان والوں کے ہاتھ فروخت کرتی ہے باقی غیر سرکاری طریقوں پر لوگ جو نشہ پیتے رہتے ہیں ان سب کا بھی اگر حساب لگایا جائے تو ہندوستان کی کل دولت کی میزان جو نشہ بازی پر اڑتا ہے وہ کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ ہندوستان جیسے کنگال ملک کی کل پونجی دولت کا ہر سال نشہ بازی پر اڑ جانا بے عقلی اور نادانی کی ایک حیرت انگیز و دردناک مثال ہے

گاندھی جی ینگ انڈیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ روپیہ پیسہ کے اس بے دردانہ اسراف سے بھی کہیں زیادہ مہلک و خطرناک وہ دلت اخلاق اور سرمایہ انسانیت کی بربادی ہے۔

شرابی کی عقل میں الٹ پھیر اور دین کی تمیز اٹھ جاتی ہے اور وہ نشہ کی حالت میں ایسے شرمناک جرائم کر بیٹھتا ہے جن پر نشہ اترنے کے بعد خود اسے ندامت ہوتی ہے۔

ہر وہ شخص جو مزدور پیشہ طبقہ کی زندگی کا تجربہ رکھتا ہے جانتا ہے کہ شراب

شیطانی اثر میں آکر ان بدقسمتوں کی کیا حالت ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ مصیبت تنہا مزدور پیشہ طبقہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اونچی جماعت اسی میں مبتلا ہے ایک جہاز کا کپتان میرے علم میں ہے جو شراب پی کر اسقدر مدہوش ہو گیا تھا کہ جہاز کی رہنمائی کا کام اس کے ماتحت افسر کے سپرد کرنا پڑا تھا بہر حال جان شفقت میں دست بہ گریبان ہیں رشتے گئے ہیں۔

آگے چلکر گاندھی جی فرماتے ہیں اور بالکل صحیح فرماتے ہیں کہ شراب نوشی اگر انگریزوں میں رائج نہ ہوتی اور ہندوستانی اس کو بھی انگریزی تہذیب کا ایک جزو نہ سمجھنے لگتے تو اس کے واضح نقصانات کو دیکھکر پہلگال ملک اس پر اسقدر کثیر دولت با ضابطہ صرف کرنے پر ہرگز تیار ہوتا اور جس گورنمنٹ کی آمدنی ایسے حرام اور ناجائز ذریعہ یعنی شراب فروشی سے ہو اس کے پیسے سے اپنی اولاد کو تعلیم دلانا کوئی ہندوستانی گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ اگر ہماری غیرت و حمیت پر انگریزیت کا رعب نہ غالب آچکا ہوتا!

عرب کا ایک امی آج جس شئے کو ساڑھے تیرہ سو برس ہوئے حرام کر چکا تھا کیا دنیا کے عقلاء و فضلاء، حکماء و علماء اب بھی اس کے "ام الخبائث" اور برائیوں کی جڑ ہونے کے منکر ہیں گے!

غیروں کا ذکر نہیں، خود اپنوں سے سوال ہے کہ کیا شراب نوشی کے خلاف جہاد کرنے میں بھی وہ دوسروں کے سہارے کے محتاج رہیں گے؟ ہندو، پارسی، عیسائی، سکھ، اگر اپنی اپنی مصلحتیں دیکھتے اور سوچتے ہوں تو انہیں اختیار ہو لیکن کیا کسی مسلمان کا قدم اس باب میں ایک لمحہ کے لئے بھی کسی سے پیچھے رہنا چاہیئے! کیا اسلام کے نام لیوا اس جہاد میں بھی آگے بڑھکر دوسروں کی رہنمائی کرنے میں پس و پیش کریں گے؟ کیا حرمت شراب بھی کوئی اختلافی مسئلہ ہے؟ کیا وعظ و پند کے ذریعہ سے، ملی نقصانات بیان کر کرکے مالی تباہی و بربادی کا نقشہ دکھا دکھا کے شراب کی دکانوں پر پہرہ بٹھا بٹھا کے غرض شراب نوشی کی روک تھام کے کسی جائز و ممکن ذریعہ کے اختیار کرنے میں کسی مسلمان کو ایک منٹ کے لئے بھی تامل ہونا چاہیے؟

خواتین بمبئی کی ایک قابل قدر کوشش

گزشتہ ہفتہ خواتین بمبئی نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا جس میں متعدد معزز خواتین بھی شریک تھیں اس جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ بمبئی کے چکلوں کو جو عصمت فروشی و عصمت ریزی کے گھر ہیں بند کرانے کی کوشش کیجائے۔ متعدد خواتین نے اس خطرناک اور مصیبت آموز پیشہ پر اظہار رنج بھی کیا اور بتایا کہ یہ مرض بالعموم ادنے طبقہ کی عورتوں میں پایا جاتا ہے جو کسب معاش کا کوئی جائز ذریعہ پیدا نہ کرسکنے کی وجہ سے یہ جانسوز اور شرمناک پیشہ اختیار کر لیتی ہیں یہاں ہم ادنے طبقہ کی تخصیص پر بحث کرنا نہیں چاہتے اور نہ یہ مقصود ہے کہ کہ قابل اور متمول اشخاص کی طرز زندگی پر روشنی ڈالیں اور یورپ کے عشرت کدوں اور وہاں کی عصمت فروشی اور عصمت ریزی کے اڈوں کا یہاں کے چکلوں سے مقابلہ کریں ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی ان سایہ دار اعمال کا حال سے مجتنب رہے جو اس کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس تحریک کی جانب ہم بھی متعدد مرتبہ ارباب حل و عقد کو متوجہ کر چکے ہیں۔

یقیناً خواتین بمبئی کی یہ جدوجہد قابل قدر اور وہ لائق تقلید ہے۔ لیکن اس عام مرض کے استیصال کیلئے جدوجہد کے دائرہ کو زیادہ وسیع کرنا ہی پڑے گا۔ اس لئے اگر خواتین بمبئی محض چکلوں کی بندش ہی پر قناعت نہ کریں اور ان کے قیام کی حقیقی وجہ کو دور کرنے کی کوشش نہ کریں گی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ جو عمال و افعال علانیہ سرزد ہو رہے ہیں وہ پوشیدہ طور پر ہونے لگیں گے جس طرح اس تحریک کا حقیقی مقصد پورا نہ ہو سکے گا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ چکلوں کی بندش کے ساتھ ساتھ اس طبقہ کے لئے باعزت ذریعہ معاش بھی بہم پہنچائے جائیں تاکہ وہ اس مذموم پیشہ کی جانب دوبارہ رجوع نہ ہوسکیں اور یہ بھی بالکل ظاہر ہے کہ جب تک وہ لوگ جو سیاہ و سفید کے مالک تھے اس جانسوزی کے انسداد کی جانب توجہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ سوشل اور غیر سرکاری تحریک موثر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ حکومت جانسوزی و عصمت فروشی کے ان مراکز کے قیام کو قطعاً ناجائز قرار دے اس قسم کے قوانین کی عدم موجودگی بالواسطہ چکلوں کے قیام کی اجازت ہے اگر کوئی اتنا ہی قانون منضبط اور نافذ ہو جائے تو یہ بدنما دھبہ سوسائٹی کے دامن سے دھل جائے گا۔ کیونکہ امریکہ میں ایسے ملکوں سمجھدار اشخاص ہیں جو نسلی تعصب اور نسلی امتیاز کو دور کرنے کی جانفشانہ کوشش کر رہے ہیں۔ ہندوستان اور امریکہ کو ایک دوسرے کو بہت کچھ سیکھنا ہے۔ آخر میں انہوں نے بیان کیا کہ:

"امریکہ اپنی سرگرمی اپنا امتیازی قابلیت اور اپنے ڈیڑھ صدی کی حکومت خود اختیاری کے تجربے سے فائدہ پہنچا سکتا ہے اور اس کے معاوضہ میں ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ ہندوستان سے ہم اسکی فلسفیانہ خودداری اس کی تہذیب آفرین فلسفہ زندگی اور سب سے زیادہ اس کی باصفا تجدد مذہب کی توقع جس کے ہم دعوے دار ہیں۔ اور جس پر ہم اعتقاد نہیں رکھتے فائدہ اٹھائیں گے کیونکہ ہمارا مذہب دولت و ثروت کی محبت اور لذت کی خواہش کو قابل نفرت ٹھیراتا ہے لیکن ہمارے لوگ دولت اور شہنشاہیت کی محبت کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور انہوں نے گزشتہ جنگ عظیم میں اپنے آپکو تباہ کر دیا ہماری مغربی تہذیب ہندوستان اور اس کے فلسفیانہ فائدہ مذاہب کی جانب مکمل دامن کی رہنمائی کے لئے ابھی کچھ رجوع کر سکتی ہے"

مہیرو کی - حیدرآباد

آتش بازی ترک کرانیکا

پہلا طریقہ

یہ ہے کہ اپنے لڑکے لڑکیوں کو ساتھ لیکر ہر مسلمان گھر میں جاؤ۔ اور ان سے کہو کہ دوسروں کو آتش بازی کے نقصانات بتاؤ۔ اور جب وہ راضی ہو جائے کہ شب برات میں آتشبازی سے احتیاط کرینگے۔ تو ایک کاغذ پر ان سے دستخط کرا لیا انگوٹھہ کا نشان کرا لو اور ان کے بچوں کو بار بار محبت سے سمجھاؤ کہ آتش بازی بڑے گناہ کی چیز ہے

تم مسلمان ہو تو اس گناہ کی چیز کو ہاتھ بھی نہ لگاؤ اس کے بدلے تم اچھے کپڑے اچھا کھانا اور کوئی اچھی چیز دلا دینگے۔

اور جب پورے محلے کے دستخط ہو جائیں اور شب برات آجائے تو پھر با اثر آدمیوں کے ساتھ سارے محلہ کا دورہ کرو اور دیکھو کہ کسی مسلمان نے خلاف عہد آتش بازی تو نہیں منگائی۔ اگر منگائی ہو تو اس سے لیلو۔ اور دریا میں ڈال دو۔ اور نرمی و محبت سے اسکو نصیحت کرو تیزی اور سخت کلامی ہرگز نہ کرو۔ اور خیال رکھو کہ سارے محلہ کی ذمہ داری تم پر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمھارے انتظام پر حرف آئے اور تمھاری بدنامی ہو کہ محلہ کا کہنا نہ مانا گیا۔

جو لوگ ضد کریں اور عہد پر دستخط نہ کریں ان سے جھگڑنا مناسب نہیں ہے البتہ انکے نام مسجد میں جاکر مسلمانوں کو سنادو کہ نمازی لوگ خدا سے دعا کریں کہ وہ ان لوگوں کو ہدایت دے کہ وہ اسلام کے احکام سے سرتابی و سرکشی چھوڑ دیں۔ اس طریقہ سے خدا نے چاہا تو پوری کامیابی ہوگی۔

آتش بازی ترک کرانیکا

دوسرا طریقہ

اپنے شہر یا اپنے قصبہ یا اپنے محلے کے واعظ مولوی صاحب سے آتش بازی کے نقصانات جلسے کرا کے بیان کراؤ کہ اس میں فضول خرچی ہے۔ اور فضول خرچی سخت گناہ ہے اور اسمیں پاکیزہ شب برات کی توہین ہے یہ رات بیدار رہکر عبادت کرنیکی ہے آتش بازی میں وقت برباد کرنیکی نہیں ہے اور شب برات میں آتش بازی کا رواج ہندوؤں کو دیوالی کی دیکھا دیکھی ہوا ہے اسلام نے اسکا حکم نہیں دیا۔ بلکہ قدیم کتابوں میں آتش بازی کا کہیں ثبوت نہیں ملتا ہے اور آتش بازی کے دھوئیں سے سل اور دق کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور آتش بازی سے بچے جل جاتے ہیں انکی آنکھیں اور اُن کے چہرے اور اُن کے ہاتھ پاؤں بیکار ہو جاتے ہیں۔ اسلئے آتش بازی ترک کردینی چاہیئے۔ باہر کے ملکوں سے ہر سال تقریباً تین کروڑ روپے کی آتش بازی آتی ہے اور مسلمانوں کی غریب قوم ہر سال تین کروڑ روپیہ آتش بازی کے ذریعہ اپنی جیب سے نکالکر باہر کے ملکوں کو بھیجتی ہے۔ اور وہ ملک اس روپیہ سے ہتھیار بنا کر ترکوں اور عربوں سے لڑتے ہیں۔ اور ہمارے اسلامی ملک چھینتے ہیں۔ اور اسطرح خود ہندوستانی مسلمان اپنے عرب و ترک بھائیوں کے خون میں ہاتھ رنگتے ہیں۔

غرض اسی قسم کے وعظ اور تقریریں بکثرت ہونی چاہئیں تاکہ رفتہ رفتہ آتش بازی کا رواج مسلمان قوم سے شب برات کی تقریب میں بالکل جاتا رہے۔

آتش بازی ترک کرانیکا

تیسرا طریقہ

اسلامی انجمنوں اور خلافت کمیٹیوں کے سکریٹری اپنے زیر اثر کام کرنے والوں کو ساتھ لیکر تمام مسلمانوں کے گھروں پر جائیں اور اُن کی عورتوں کو اور بچوں کو نرمی اور حکمت کے ساتھ نصیحت کریں کہ شب برات میں آتش بازی چھوڑنی بہت بڑی ہے اور بہت گناہ ہے اسمیں دینی نقصان بھی ہے اور دنیاوی بھی اور تین کروڑ روپیہ سالانہ برباد ہوتا ہے۔

جن انجمنوں کے پاس والنٹیر موجود ہوں، انکو چاہیئے کہ والنٹیروں کے ذریعہ سے پہلے اعلان کرائیں کہ شب برات میں مسلمانوں کو دیسی اور ولایتی ہر قسم کی آتش بازی ترک کردینی چاہیئے، اور اسکے بعد جب شب برات آجائے تو یہ والنٹیر دوبارہ تمام گھروں پر جائیں،

اور نگرانی کریں کہ کوئی بچہ آتش بازی نہ خریدنے پائے، اور کوئی دوکان محلوں اور گلیوں کے اندر آتش بازی کی نہ کھلنے پائے۔

مگر والنٹیروں کو نصیحت کردینی چاہیئے کہ وہ آتش بازی کے دوکانداروں پر کسی قسم کا جبر نہ کریں، اور دوکان کے سامنے پہرے نہ لگائیں، کیونکہ اس سال کام کی ابتدا ہے ابھی بہت نرمی اور آہستگی سے کام کرنا چاہیئے آئندہ اگر ضرورت ہوگی تو دوسری تدابیر بھی اختیار کرلی جائینگی۔

جو لوگ آتش بازی ترک کرنے کا وعدہ کریں تو ان کے نام بلند آواز سے تمام مسجدوں اور بازاروں اور محلوں میں پکارے جائیں کہ فلاں بھائی نے شب برات کے موقع پر آتشبازی ترک کرنیکا وعدہ کرلیا ہے، اور سب سننے والے زور زور سے آفریں اور شاباش کے نعرے لگائیں۔

راقم
حسن نظامی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء
محبوب الٰہی دہلی
۱۰ر جنوری ۱۹۲۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محرّم اور اسلام

نمبر (۱۸)

علماء فرنگی محل

سوال

مشلا در فرقہ مذہب اہل سنت و جماعت بہ قصد نمائش شوکت اسلام تعزیہ داری و مرثیہ خوانی و ماتم و فاتحہ پیش تعزیہ خواندن و دہل و ستار و ستارہ و بلبانہ و غیرہ بجانے کی جو یکبارہ و غیرہ درست است

ترجمہ

شوکت اسلام کی نمائش کی غرض سے جو تعزیہ داری و مرثیہ خوانی اور ماتم و فاتحہ مروجہ اور تعزیہ کے آگے ڈھول ستار ستارہ، بلبانہ وغیرہ بجانے کی جو چیزیں پائی جاتی ہیں از روئے عقاید اہل سنت

درست ہیں یا نہیں؟

جواب

ہو الموفق تعزیہ داری و مرثیہ خوانی و ماتم و فاتحہ پیش تعزیہ جناں کہ جناب شیخ عبد العزیز دہلوی اور بعضے فتاوی تحریر فرمودہ و خواندن۔ ڈہل و ستار و مکیناروہ و غیرہ مزامیر درست نیست والعلیم بالصواب۔ حررہ ابو الحیا محمد نعیم عفی عنہ الاحی الرب الحکیم

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

ہو المصلی الرب الحکیم الحلیم

الجواب صحیح فی الواقع تعزیہ داری ہذہ الحیلۃ لا اصل لہا بلکہ ممنوع است چہ بدعت شنیعہ است و داخل تحت قولہ صلعم کل بدعۃ ضلالۃ است خصوصاً فی زماننا بسبب فسا و عقاید جہال تقربا الی اللہ و ادای مراسم زمانہ است، خالی از کفر و شرک

جواب

تعزیہ داری و مرثیہ خوانی اور ماتم اور تعزیہ کے آگے فاتحہ پڑھنا۔ جیسا کہ جناب شیخ عبد العزیز دہلوی نے اپنے بعض فتووں میں لکھا ہے اور ڈھول ستار۔ یکتارہ وغیرہ باجا بجانا درست نہیں ہے (شمس العلماء حضرت مولانا محمد نعیم فرنگی محلی)

جواب صحیح ہے اور خدا بہتر جاننے والا ہو (فخر المتاخرین حضرت مولانا عبد الحی فرنگی محلی)

ہو المصلی الرب الحکیم الحلیم۔ جواب صحیح ہے واقعی تعزیہ داری حقیقتوں کا نتیجہ ہے اصل بلکہ منع ہے اس لئے یہ صرف بدعت ہے رسول اللہ صلعم کے اس حکم میں داخل کہ ہر بدعت گمراہی ہے خاصکر اس زمانہ میں تو جبکہ عقاید میں خرابی پھیلانے والی رسم از راہ تقرب الہی و عبادت کی جاتی ہے

بدعت درمذہب آن است یقین بشود و خالی و ملعون است بقولہ صلعم من احدث فی امرنا او آوی محدثاً فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل واستحبابہ واستحلال الحرمۃ کفر فلا یخفی ان مرتکب مثل التعزیۃ والضرایح وغیرہا ویعظمہا معظما مخرباً ویستحسن الاتیان بہا ویستحسن تالیفا فکیف بالاستحلال

یہ بڑا کفر اور شرک ہے خالی نہیں اور تعزیہ داری کرنے والا یقیناً بدعتی اور گمراہ اور ملعون ہے۔ حسب فرمان رسول اللہ صلعم جس نے ہمارے امر میں کوئی نئی بات نکالی یا بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور مستحب کرنا بجانا اور حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ پس واضح ہو کہ جو لوگ تعزیہ و ضریح وغیرہ رکھتے ہیں وہ ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں اور ان کی تعظیم بھی بہت گریں کرتے ہیں اور ان چیزوں کو ہونا بہت اچھا سمجھتے ہیں، اور محض حلال

ولا استحسان بل یحسبہا قربۃ و عبادۃ للہ تعالیٰ بل یعتقدہا من اجل انواع القربات وافضل اقسام العبادات وانجح وسائل النجاۃ و اشرف الذرایع للفوز بالسعادۃ کما ہو داب کثیر من اہل التشیع وقد تواتر فی کتب اخبار اہل السنۃ والجماعۃ مبتدع مقبوح و ہو ملعون۔

وعلی ہذا مرثیہ خوانی ہم غیر جائز بلکہ قبیح و ماتم چنانکہ سینہ کوبی و طمانچہ زنی وغیرہ ما مروج است نیز ممنوع و مرتکب آن ملعون لما روی عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلعم النائحۃ والمستمعۃ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب ودعی بدعوی الجاہلیۃ و فاتحہ پیش تعزیہ ہم بے اصل و نادرست۔ و نواختن دہل وغیرہ مزامیر مطلقاً حرام است واللہ اعلم وعلمہ احکم حررہ العبد الذی لقی الآثیم خادم العلماء والفقراء ابو الضیاء محمد عبد السلام غفر لہ الاکرم من مقام دار العلوم فرنگی محل ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ

دشمن، سمجھنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کو قربت الٰہی خیال کرتے ہیں بلکہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اعلیٰ ترین قربت اور بہترین عبادت اور نجات کا زیادہ کامیاب وسیلہ اور حصول مقصد کا زیادہ کارگر ذریعہ ہے جیسا کہ اکثر شیعوں کا خیال ہے۔ حالانکہ کتب اہل سنت والجماعت میں یہ خبر وارد ہو چکی کہ ایسا بدعتی بہشت نہ ہوا کی زیارت کرنے والا ملعون ہے اور مرثیہ خوانی بھی ناجائز بلکہ قبیح تر ہے اور ماتم کی یہ صورتیں جو رائج ہیں مثلاً سینہ پیٹنا اور منہ پر طمانچہ لگانا بھی ممنوع ہے اور ان کا مرتکب ملعون ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت کی اور عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلعم لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب ودعی بدعوی الجاہلیہ

اور تعزیہ کے آگے فاتحہ پڑھنا بھی بے اصل ناجائز ہے اور ڈھول وغیرہ باجہ بجانا بھی ممنوع ہے کہ حنفیوں کے نزدیک باجہ مطلقاً حرام ہے (جناب مولانا عبد السلم فرنگی محلی) ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ

یہ اصلی پیشوایان قوم مسلمانوں نے عام مسلمانوں سے کنارہ کشی کر کے دیکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تحریک علی گڑھ کی ہندو دشمنی اور کانگریس میں شرکت اور سرکار سے ترک موالات کرنے کا یہ ہندو حامی مسلمان پیشوایان قوم صرف اپنا نفع چاہتے تھے اور حکومت کی نظروں میں اپنا فائدہ پا سکتے تھے ان کو یہ ظاہر ایک دوسرے کے سخت اور کٹر دشمن تھے۔ لیکن ہر دو خواہ تاثر اور ہندو یا حکومت تھے گو ایک کو سرکار کے دربار میں [illegible] کرسی ملی تو دوسرے کو کانگریس میں۔ مہاتما گاندھی کا ہندو پر سے اثر نکل جانا ہندوؤں مسلمانوں اور ملک کے لئے بڑا تھا۔ مسلمانوں کے صرف کرنے ہندو مہاتما جی کے اثر سے نکل گئے۔ ہندوؤں کے صرف کرنے سے مسلمان خلافت کے کارکنوں کے اثر سے نکل گئے۔ ایسے ہی میری کا بڑا ہوا اس سے دونوں قوموں کا کام بگڑا اور بالخصوص ہندوستان کا اور آزادی کی تحریک کا۔

اگر میں پہلے صاف صاف اس لئے نہیں کہتا کہ بعض ہندو جو غلطی کر رہے تھے اس کو میں غلطی نہیں کہتا تھا۔ لیکن ایسے ہی ان کی شکایت کر کے انگریز کا حوصلہ دبانا چاہتا تھا کہ وہ عام ہندوؤں میں اپنی مظلومیت کی دہائی کر کے ان کو اپنی جماعت میں شامل کریں جا۔ گاندھی جی پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ میں نے ان کی تعریف کی کہ ان کو [illegible] ہندو مسلمانوں کی [illegible] سے بہتر جانا۔ اسی سے یہ فائدہ تھا کہ ہندوؤں کی عام جماعت مہاتما گاندھی کے ساتھ رہے اور ان کے اعتماد [illegible] حکومت کے خلاف [illegible] مگر افسوس کہ مسلمانوں سے [illegible] اور [illegible] ہندو [illegible] قوم پر چھا گئے۔ جماعت [illegible] آج وہ [illegible] ضرورت نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک [illegible] ہو گئی۔ آج مجبور ہو کر میں کہتا ہوں کہ [illegible] ڈاکٹر [illegible] ہندو [illegible] مسلمانوں کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں اور ہندوؤں کو ان کے خلاف ابھار رہے ہیں [illegible] دونوں وہ [illegible] ہیں جو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔

مسلمانوں کو تنظیم و تبلیغ کی ہمیشہ ضرورت تھی مگر آج جبکہ علاوہ حکومت کے خود ہمارے برادران ہنود ہماری مخالفت پر اتر آئے اور [illegible] تنظیم و تبلیغ کی کچھ ضرورت نہیں ہو گئی ہے۔ لیکن کوئی تنظیم اور تبلیغ [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کا ذکر [illegible] کیا جائے [illegible] اپنی قوم کے نقائص کی تلاش کی جائے اور ایک ایک کر کے ان کو دور کیا جائے۔ لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ مسلمان اپنے نقائص کا ذکر سننا نہیں چاہتے۔ اگر ہندو مریض کے مرض کی تشخیص کی جائے اور اس کو کڑوی دوا پلائی جائے تو کیا اس سے مسلمان مریض کا مرض اچھا ہو جائے گا۔ [illegible] بازی ہارتا ہے۔ مگر مسلمان [illegible] کتاب [illegible] ہندو [illegible] جیت جائیں گے۔ اور وہ اسی کا [illegible] مسلمانوں کے [illegible] جب تک یہ ان کے [illegible] نہیں ہو گی [illegible] بازی جیت سکیں گے۔

مسلمان عوام ہندوؤں کے عوام سے کسی طرح پیچھے نہیں مگر مسلمان امرا اور والیان ملک ہندوؤں کے امرا اور والیان ملک سے احساس [illegible] میں کہیں پیچھے ہیں۔ مہاتما گاندھی کو اگر ہندوؤں نے ایک کروڑ روپیہ کے قریب دیا تو [illegible] جتنا کہ مسلمانوں نے خلافت کمیٹی کو [illegible] لاکھ روپیہ کے قریب دیا۔ مگر ہندوؤں کے امرا اور [illegible] مالوی جی، گاندھی جی اور [illegible] شدھی [illegible] اس کو [illegible] مسلمان امرا اور والیان ملک نے تنظیم و

تبلیغ کو نہیں دیا اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ مسلم یونیورسٹی کو [illegible] لاکھ روپیہ دینا تھا۔ ان کا سب سے بڑا حصہ مولانا شوکت علی صاحب نے جمع کیا تھا [illegible] برس ہو گئے [illegible] کام ہے۔ جو مسلمان امرا اور والیان ملک نے کیا ہے وہ خلافت کمیٹی کی تنظیم سے جو لوگ بیزار ہیں وہ بتائیں کہ انہوں نے کبھی کسی تنظیم کے لئے کتنے آدمی اور کتنا روپیہ فراہم کیا۔ تبلیغ کا تو ذکر ہی نہیں [illegible] آریہ سماج نے کتنے آدمی اس کام کو انجام دینے کے لئے اپنے گروکلوں میں اور سکولوں میں تیار کئے اور کتنا روپیہ اس تحریک پر صرف کیا۔ اس کا مقابلہ مسلمانوں کے اسباب تبلیغ کے کارخانے سے کرنا فضول ہے۔ لیکن آج جو تبلیغ و تنظیم کا سب سے زیادہ نام لیتے ہیں وہی مسلمان امرا ہیں [illegible] جماعت [illegible] اس [illegible] ہوئی [illegible] سے بہتر کوئی [illegible] جماعت کے لئے نہیں تھا صرف اپنا نفع چاہتے ہیں۔ مگر ہندو [illegible] مالوی جی کو خوش [illegible] کرتے ہیں۔ ہماری پستی صرف ان کے مقابلہ میں صرف اسی فرق کے باعث ہے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں۔ یہی طبقہ اب زبانی تنظیم، تنظیم کی رٹ لگاتا ہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کے بہترین خادموں کو سب سے زیادہ بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی مالوی جی اور لالہ جی پر [illegible] نہیں [illegible] جو خلافت کے کارکنوں پر تالیاں [illegible] اور تالیاں بجاتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہندو [illegible] اگر [illegible] ہے۔ مگر [illegible] خلاف [illegible] ہے۔ اسلامیت کا نام تک نہیں۔ اگر مسلمانوں کو تنظیم کی ضرورت ہے تو سب سے پہلے وہ ان اسباب تنظیم کی تنظیم کریں۔ اگر تبلیغ ان کا فرض ہے تو پہلے حقیقی اسلام کی دعوت ان امرا [illegible] طبقوں میں تبلیغ کریں۔ تنظیم ہمیشہ لازمی تھی آج اور بھی زیادہ لازمی ہے مگر پہلے مسلمان [illegible] کر لیں کہ تنظیم [illegible] اور تنظیم کا کام کس کے سپرد ہو۔

تنظیم مسلمانوں کی اصلاح اور اسلامی طریقہ پر چلانے کا نام ہے اور [illegible] سے [illegible] سنت [illegible] کے اتباع سے۔ مسلمانوں کے سامنے ہمیشہ [illegible] احسن کا حکم ہونا چاہئے۔ اور [illegible] ہر کمیٹی کے ارکان کی [illegible] کر کے [illegible] تنظیم، تنظیم کی رٹ لگانے [illegible] اخبار [illegible] کے [illegible] نہیں۔

(پیشوا)

(بقیہ مضمون صفحہ ۳ ملاحظہ ہو)

وہ مرتبت الٰہی کے محتاج ہوتے ہیں اس لئے کمال انسانی کا انحصار اس پر ہے کہ انسان اللہ اور اس کے [illegible] کمال کو [illegible] بشری [illegible] معلوم [illegible] کمال انسانی کا دارومدار کمال معرفت پر ہے۔ سالک مسافت [illegible] تعینات کی منازل کو عبور کرتا ہے صفات بشری سے دور ہو کر اصل حقیقت [illegible] ہوتا ہے [illegible] تجلی ذات سے متحقق ہو کر مظہر جمیع اسماء و صفات الٰہی بنتا ہے [illegible] باخلاق اللہ [illegible] کی جانب واپس آتا ہے اور دوسروں کی تکمیل کا ذریعہ بنتا [illegible] انجام دیتا ہے [illegible] مقام میں [illegible] اختیار کرتا ہے [illegible] مراتب [illegible] کے حقوق ادا کرتا ہے اور [illegible] کی محافظت کرتا ہے۔ طریقت [illegible] روشن ہوتی ہے۔ شریعت اس کا شعار اور حقیقت اس کا مقام اصلی [illegible] اس زمین پر اخلاق الٰہی کی [illegible] تصویر [illegible] اس دنیا کے بسنے والوں کے لئے رحمت اور برکت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجعلناہ [illegible] [illegible]

جنگ کی قیمت ینگ آنکھا مین امریکی محقق کی جس کتاب کے اقتباسات نکل رہے ہیں اور جس بہت سے واقعات و اعداد سچ کے پچھلے نمبروں میں درج ہوچکے ہیں آج کی اشاعت میں ان اعداد و واقعات ذیل بھی درج کئے جاتے ہیں پچھلی جنگ عظیم کے موقعہ پر متحد اتحادیوں کو جو قیمت ادا کرنی پڑی اس کے اعداد یہ ہیں:

ممالک	مقتولین	مجروحین شدید	مجروحین	گرفتار شدہ اور بے پتہ
امریکہ	[illegible]	۴۳۰۰۰	۱۴۸۰۰۰	۴۹۱۲
برطانیہ	[illegible]	۶۱۷۷۴۰	۱۳۳۲۲۹۲	۶۴۹۰۷
فرانس	۱۳۸۵۳۰۰	۷۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	۴۴۶۳۰۰
روس	۱۷۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۳۹۵۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰
اٹلی	۴۶۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	۹۴۷۰۰۰	۱۳۵۹۰۰۰
بلجیم	۲۶۷۰۰۰	۴۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
دیگر ممالک اتحادی	......	......	......	......
میزان نقصانات ممالک اتحادی	۶۹۴۳۵۱۹ (تقریباً ستر لاکھ)	۳۲۳۴۴۳۰ (تقریباً بتیس لاکھ)	۸۵۱۹۳۹۷ (کچھ اوپر پچاسی لاکھ)	۴۲۵۲۵۲۲ (تقریباً بیالیس لاکھ)

یہ نقصانات صرف ایک فریق کے تھے۔ فریق ثانی کے جس نے جنگیں شکست کھائی اور جو ممالک ایتلافی کے نام سے مشہور ہے اس کے نقصانات کے اعداد ذیل ملاحظہ ہوں۔

ملک	مقتولین	مجروحین شدید	مجروحین	گرفتار شدہ و بے پتہ
جرمنی	۱۶۱۱۱۰۴	۱۷۰۰۰۰۰	۲۱۸۳۱۴۳	۷۷۲۵۲۲
آسٹریا	(نامعلوم)	(نامعلوم)	۳۱۵۰۰۰۰	۲۲۲۰۰۰۰
ہنگری	۹۱۱۰۰۰	۸۵۰۰۰۰	(نامعلوم)	۱۰۲۴۲۱
ترکی	۴۳۶۹۲۴	۱۰۷۷۷۴	۴۰۰۰۰۰	۱۰۸۳۵
بلغاریہ	۱۰۱۲۲۴	۳۰۰۰۰۰	۸۵۲۳۹۹	(نامعلوم)
میزان نقصانات ممالک ایتلافی	۳۰۷۰۲۵۲ (تقریباً اکتیس لاکھ)	۳۸۵۷۷۶۲ (تقریباً اٹھتیس لاکھ)	۵۲۸۵۵۴۲ (تقریباً پچیس لاکھ)	۱۳۳۰۱۴۸ (تقریباً تیرہ لاکھ)

گویا دونوں فریقوں فاتح و مفتوح کے نقصانات نفوس کی مجموعی تعداد کی میزان حسب ذیل ہوتی ہے

مقتولین	۹۹۹۸۷۷۱	(تقریباً ایک کروڑ)
مجروحین شدید	۶۲۹۵۵۱۲	(تقریباً ۶۳ لاکھ)
مجروحین	۱۴۰۰۲۰۳۹	(ایک کروڑ چالیس لاکھ)
گرفتار شدہ و بے پتہ	۵۹۸۳۶۰۰	(تقریباً ۶۰ لاکھ)

ان اعداد میں بھی حقیقت حال کی پوری وضاحت نہیں ہوتی جس بات کو بے پتہ کہا جاتا ہے اس کے اکثر افراد درحقیقت مقتول ہی تھے چنانچہ تخمین ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ ہی جنگ کے بعد مقتول تھے ... مجروحین کی ... ہوا یعنی ... ان کا جسم ہوائی تاخت ... گویا ... مقتول ہوتا ... اس جنگ سے ... اور بعد ... کی تعداد ... شمار کیا جائے ... ان سب ... اگر ... کر لیا جائے تو ترتیب نقصانات حسب ذیل بنا ہوتی ہے

معلوم مقتول سپاہی	ایک کروڑ	قیدیان جنگ	۳۰ لاکھ
اغلب مقتول سپاہی	۳۰ لاکھ	یتیمان جنگ	۹۰ لاکھ
مقتول شہری آبادی	ایک کروڑ ۳۰ لاکھ	بیوگان جنگ	۵۰ لاکھ
زخمی	دو کروڑ	جلاوطن	ایک کروڑ

کسی کے گھر میں ایک موت ہو جاتی ہے تو سارے عزیزوں اور خاندان والوں کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے اگر ... کسی کو کوئی مار ... ذرا بھی ... یہ ... کو ... اس ... نقصان ... کہ ... اندازہ کیجئے ... ذکر ...

مژدۂ وصال

(مولانا محمود احمد صاحب)

وہ پیام محبت جس کا دوسرا نام قرآن مجید ہے۔ آنکھوں سے لگاؤ کہ یہ گمگشتگان منزل کے لئے اپنے اندر ہزار سکون رکھتا ہے۔ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے۔ اس کی ابتدا ہی دل خوش کن مژدۂ وصال سے ہوتی ہے

الم ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(یہ وہ کتاب ہے۔ جس میں کچھ شک نہیں پرہیزگاروں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جو (اے پیغمبر) تم پر اتری ہوئی (کتاب) اور تم سے پہلے اتری ہوئی (کتابوں) پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں آخرت کا یقین ہے یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی سیدھی راہ پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

اس خیال سے کہ عشق ستم ہزار بیگانگی و عاشقان بیتاب کو بشکل بیان درد انتظار وصال کا یقین آتا ہے کیونکہ وہ محبوب کو اپنی نسبت استغنا کے مقام واقع خیال کرتے ہیں کہ اپنے آپکو اس کی آنکھ آستان بوسی کے قابل نہیں سمجھتے۔ پہلے ہی کہہ دیا گیا کہ اس کتاب میں شک و شبہ کی کوئی بات نہیں یہ بالکل درست ہے بالکل حق ہے اور بالکل یقینی ہے اس کے بعد ارشاد ہوا کہ یہ کتاب رہنما ہے۔ یعنی یہ وہ ہے جو وارفتگان محبت کو منزل حقیقی تک پہنچانے والی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو دلدادگان ہستی کو ان کے مقاصد میں کامیاب کرنے والی ہے اور یہ وہ کتاب ہے جو دستاران توحید کو ان کے آقا ان کے مولا اور ان کے معبود سے ملانے والی ہو لیکن یہ کتاب صرف ان لوگوں کی رہنما ہے جو صادق ہیں اور اپنی صداقت کا ثبوت رکھتے ہیں جو بوالہوسوں اور جھوٹے مدعیوں کو اس سے بہرہ مندی کا موقع نہیں ملا۔ چنانچہ ان طالبان صادق کی شناخت بھی بتادی گئی۔ ان کا پہلا وصف یہ کہ وہ پرہیزگار ہیں۔ حرام و حلال کا امتیاز رکھتے ہیں۔ ممنوعات کی دلفریبیاں انہیں گمراہ نہیں کرتیں۔ ان کا ظاہر و باطن یکساں ہے ان کے حواس خمسہ گناہوں سے پاک ہیں۔ ان کی آنکھیں پاکباز ہیں ان کے کان حق شنو ہیں ان کے دست و پا کبھی بدی کے آلہ نہیں ہوتے ان کا دوسرا وصف یہ ہے کہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی وہ اپنے معبود کے قائل ہیں۔ عظمت ایزدی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ خواہ وہ انکی نظر سے غائب ہوں اور خواہ وہ ان کے عقل و قیاس کی گرفت میں نہیں آسکتے ہیں۔ ان کا تیسرا وصف یہ ہے کہ باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں ان کی عبادت نمائش و ریا سے پاک ہے۔ پوری طہارت اور خشوع و خضوع سے ادا ہوتی ہے۔ وقت مقررہ میں تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی اور نہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دنیا کی مصروفیت اس فریضۂ خداوندی کو ان کے دل سے بھلادے ان کا چوتھا وصف یہ ہے کہ خدا نے انکو جو دولت و نعمت اور جو طاقت عطا کی ہے اس کو سب کا اپنے استعمال میں نہیں لاتے بلکہ بطور شکر گزاری و اظہار پرستاری اسکا ایک جزو حقیقی کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں وہ محتاجوں کو بھوکوں کو برہنہ

جاتے ہیں اور انہیں اپنے رزق کا حصہ دار بنالیتے ہیں وہ بیکسوں کو برہنہ دیکھ کر بے بس کھانے ہیں اور ان کی دستگیری و تن آسانی کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح وہ یتیموں بیواؤں مسافروں، اسیروں اور مجاہدین کی اعانت کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں، صدقہ دیتے ہیں اور ثواب کے ہر کام میں دلی خوشی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں ان کا پانچواں وصف یہ ہے کہ قرآن مجید اور دیگر کتب الٰہی پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا چھٹا وصف یہ ہے کہ انہیں روز آخرت کا یقین ہے اور انہیں کامل اعتقاد ہے کہ اس عالم کے بعد ہمیں ایک دوسرے عالم میں جانا ہے جو دائمی ہے اور جہاں نیکی و بدی کا بدلہ دیا جائے گا۔

الغرض جن لوگوں میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں انکو اپنے پروردگار کی معرفت حاصل ہو گئی ہے اور وہ عالم قدس کی تجلیات سے مالا مال ہو کر رہیں گے ۝

بس اے ارواح مضطرب، وصال کا یہ مژدہ سنکر رقص میں آؤ اور آمادۂ دل آرائی کی تیاری کرو جو حسن و جمال کا سرچشمہ ہے اور جو رعنائی و زیبائی کا مصدر و مرکز ہے یہ مہر و ماہ جسکی ضیاباری کا ایک ادنی عکس ہیں اور گل و ریحان جس کی رنگینی کا ایک معمولی پرتو ہیں

وسبحان اللہ عما یصفون

اور اے دوستو، اگر تم حسن سرمدی کے نظارہ کی تمنا رکھتے ہو تو اس شاہراہ کو اختیار کرو جس کی پہلی منزل پرہیزگاری ہے اور دوسری منزل ایمان بالغیب ہے تیسری منزل اقامت نماز ہے۔ چوتھی منزل زکوٰۃ و خیرات ہے پانچویں منزل کتب الٰہی کا یقین ہے اور چھٹی منزل آخرت پر اعتقاد ہے ان چھ منزلوں کے بعد جو ساتویں منزل آتی ہے وہ منزل مقصود ہے۔

جب تم اس شاہراہ کو اختیار کرو گے تو اپنے ساتھ ایک بڑا کاروان پاؤ گے۔ لیکن اس کاروان میں صرف وہ لوگ ہوں گے جو پرہیزگار اور ارکان دین کے پورے پابند ہیں اس کاروان میں تم کو وہ لوگ نظر نہیں آئیں گے جو طریقت کا پردہ رکھکر شریعت کی پابندیاں توڑ رہے ہیں کوئی فقر و درویشی کی آڑ میں صورت بنائے اور اپنی فصاحت و بلاغت اور شعبدوں سے دوسروں کو کتنا ہی دھوکے میں ڈال دے۔ لیکن اگر وہ اس جادۂ مستقیم پر نہیں ہے تو گمراہ ہے ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(تجلی)

خط و کتابت کے وقت خریداری کا نمبر ضرور لکھیں۔ (منیجر)

نامۂ نجد } جس میں محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے امام عبداللہ نے تفصیل کے ساتھ وہ اصول بیان کئے ہیں۔ جن پر اہل نجد اپنی دعوت کی بنیاد رکھتے ہیں قیمت ۲ کے ٹکٹ
سچ اور سے زیادہ کے خریداروں کے لئے ایک آنہ فی جلد
مہتمم سچ لکھنؤ

یکمشت چندہ روپیہ والوں کی خریداری پر نصف محصول معاف | بسم اللہ الرحمن الرحیم | یکمشت پچاس روپیہ کی خریداری پر پورا محصول معاف

مسلمانوں کے پڑھنے کی کتابیں

اردو میں!! | اردو میں!!

تصوف

یادگار دستگیر۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین کا ترجمہ طالبین کو سیدھی راہ بتاتی ہے۔ قیمت [illegible]

الفیض الربانی و الفتح الربانی حضرت غوث پاک کے مواعظ کا ترجمہ جنکو سنکر لاکھوں مسلمان ہوگئے۔ قیمت [illegible]

مرصاد العباد۔ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ نے تصوف میں سلوک و طریقت کے بیان میں لکھی۔ قیمت [illegible]

سیر الاولیا۔ یعنی مجموعہ ملفوظات حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین چشتی قدس سرہ العزیز۔ قیمت [illegible]

اکسیر ہدایت۔ امام غزالی کی مشہور کتاب جو اسلام کی بتائی ہوئی سیدھی راہ بتاتی ہے۔ قیمت [illegible]

عزیز القلوب امام غزالی کی وہ کتاب جس میں عبادات و اخلاق کے تمام شعبوں کا بیان ہے۔ یہ کتاب بہشت ورع ہے۔ [illegible]

ہشت بہشت۔ یعنی خواجگان چشت کے ملفوظات جنکے مطالعہ سے نور ایمان حاصل ہوگا۔ قیمت [illegible]

کشف المحجوب۔ حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری معروف بداتا گنج بخش کی مشہور کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

مکتوبات مجدد الف ثانی۔ اسلام کی سچی اور پاکیزہ تعلیم چاہتے ہو تو ان خطوط کا مطالعہ کرو۔ قیمت [illegible]

مقاصد السالکین۔ تصوف کی تعلیم کا اصلی مدعا اور فلاح دارین حاصل کرنے کے عملی طریقے۔ قیمت [illegible]

تصوف اسلام (از مولوی عبد الماجد بی اے) جسمیں کاروائی کی نسبت تفسیر کرکے اسلامی تصوف کا عطر کھینچا ہے۔ قیمت [illegible]

نفحات الانس۔ مولانا جامی کا مشہور تذکرہ اولیاء جس سے زیادہ کوئی مستند تذکرہ نہیں ہے۔ قیمت [illegible]

تذکرۃ الاولیا۔ شیخ فرید الدین عطار کا مشہور تذکرہ جسکے مطالعہ سے ہزاروں صاحبدل بنگئے۔ قیمت [illegible]

حالات مشائخ نقشبندیہ۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر اولیا کے حالات و مقامات۔ قیمت [illegible]

تذکرۂ اولیائے ہند۔ جسمیں تمام سلسلوں کے مشائخ اولیاء کرام کے حالات مقامات و مزارات ہیں۔ قیمت [illegible]

روضۃ القیومیہ (۲ جلد) مجدد الف ثانی حضرت [illegible] خواجہ محمد نقشبند ثانی [illegible] کے حالات۔ [illegible]

کتاب الشفا۔ قاضی عیاض کی مشہور کتاب جسمیں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کس طرح ادا کرنا چاہییں۔ قیمت [illegible]

تاریخ

تاریخ ابن خلدون۔ علامہ ابن خلدون مغربی کی بے نظیر تاریخ کا ترجمہ ۱۱ جلدوں میں۔ قیمت [illegible]

مقدمہ تاریخ ابن خلدون ۲ جلدوں میں [illegible]

تاریخ اسلام۔ سید امیر علی صاحب نے [illegible] عہد اسلامی کی تاریخ کو علاوہ پیش کیا ہے۔ قیمت [illegible]

تاریخ الحرمین۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات اور خانہ کعبہ مسجد نبوی تاریخ قربانی نجد اور حجاز کی تاریخ۔ قیمت [illegible]

تاریخ عرب۔ ملک عرب کا جغرافیہ تاریخ عربی قوم کا قدیم تمدن ان کی عظیم الشان [illegible] اختراعات۔ قیمت [illegible]

حالات عراق عرب عمان۔ وہ ممالک جو اسلام کا اصلی گہوارہ ہیں اور جہاں تمام مقامات مقدسہ ہیں۔ قیمت [illegible]

تاریخ ایران۔ ساسانیوں اور زردشتیوں کے زمانہ کی تاریخ جو صدیوں سے مسلمانوں کے زیر نگیں رہا۔ قیمت [illegible]

تاریخ مصر۔ مصر اب بھی ایک اسلامی حکومت ہے کبھی یہاں دار الخلافت تھا۔ قیمت [illegible]

تاریخ مغرب۔ شمالی افریقہ میں اسلامی حکومت کی تاریخ کا ترجمہ ایک قلمی نسخہ سے کیا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

تاریخ مراکش و مغرب الاقصیٰ۔ شمالی افریقہ کی وہ اسلامی حکومتیں جہاں اس وقت امیر عبد الکریم برسر پیکار ہیں۔ قیمت [illegible]

مسلمانان اندلس۔ اسپین کے مسلمانوں نے دنیا کے تمدن میں کیا اضافہ کیا؟ یہ اس کی تاریخ ہے۔ قیمت [illegible]

خلافت سوڈان۔ شمالی افریقہ کی مشہور اسلامی حکومت کے تاریخی حالات۔ قیمت [illegible]

تاریخ ہندوستان [illegible] جلد عہد اسلامی کی مفصل تاریخ خصوصاً [illegible]۔ قیمت [illegible]

نیرنگ افغان۔ ہندوستان کی ہمسایہ اسلامی سلطنت کی قدیمی و ملکی تاریخ۔ قیمت [illegible]

حکومت اورنگزیب۔ عالمگیر کے عہد کی تاریخ [illegible] نواب مرزا [illegible] جنگ [illegible] حیدرآباد دکن۔ قیمت [illegible]

انجام اندلس۔ اسپین کی ہشت صد سالہ اسلامی حکومت کی مفصل تاریخ ضخیم جلدوں میں۔ قیمت [illegible]

مورین۔ اسپین کے مسلمانوں کے دور زوال کی تاریخ۔ [illegible]

ملنے کا پتہ

الناظر بک ایجنسی۔ لکھنؤ

سیرۃ

سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ رسول پر قدیم تصانیف میں سب سے مستند کتاب ہے۔ قیمت [illegible]

اسوۂ حسنہ۔ سیرۃ رسول میں علامہ ابن قیم کی یہ کتاب بہترین کہی جا سکتی ہے۔ قیمت [illegible]

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب } مولانا اشرف علی تھانوی کی تالیف در سیرۃ رسول۔ قیمت [illegible]

اسلام۔ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی مترجم قرآن شریف کی [illegible] و جواب سیرۃ رسول جو بہت مقبول ہوئی۔ قیمت [illegible]

سیرۃ النبی۔ مولانا شبلی کی مشہور تالیف قیمت جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] جلد سوم [illegible]

رحمۃ للعالمین (۲ جلد) قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کی سیرۃ نبی بہت پسندیدہ و قابل دید ہے۔ [illegible]

اسوۂ صحابہ (۲ جلد) صحابۂ کرام کے عقائد عبادات اخلاق و معاشرت اور علمی و عملی کارناموں کا مرقع ہے۔ [illegible]

سیر الصحابیات۔ ازواج مطہرات و بنات طاہرات اور دیگر صحابیات کے سوانح اور مذہبی اخلاقی و علمی کارنامے۔ [illegible]

سیرۃ خیر البشر	سیرۃ عثمان	امام مالک
سیرۃ احمدی	ازواج النبی	جنید بغدادی
سیرۃ مصطفیٰ	ابو الحسنین	ذکر غوث پاک
سیرۃ الرسول	سیرۃ الحبیب	خواجہ معین الدین چشتی
تذکرۃ المصطفیٰ	سیرۃ عائشہ	الغزالی
تذکرۃ الحبیب	سیرۃ صدیقہ	[illegible]
حضرت فاطمہ	ازواج النبی	النعمان
رسول عربی	دست کی [illegible]	[illegible]
سیر الانبیا	الزہرا	[illegible]
خاتم النبیین	خاتون جنت	بزرگ
نبی معظم	بنات طاہرات	سیرۃ عباس
ذکر مبارک	سیرۃ الحسین	حضرت [illegible]
تذکرۃ الانبیا	ابو ایوب انصاری	البیرونی
[illegible] الانبیا	سیرۃ بلال	[illegible]
سیرۃ الصدیق	سیف اللہ	المامون
صدیق اکبر	خالد بن ولید	ابن رشد
ذو النورین	سیرۃ عمر بن عبد العزیز	حیات سعدی
الفاروق	سیرۃ سلمان	شمس تبریز
سیرۃ الفاروق	سیرۃ [illegible]	

[illegible] مطبع [illegible] لکھنؤ [illegible] چھپا [illegible]